قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

جمعرات 5 مارچ 2020ء 9 رجب 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 56

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ وَ لِقَآئِہٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ فَلَا نُقِیۡمُ لَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَزۡنًا ﴿۱۰۶﴾

(الکھف:106)

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کی آیات اور اس کی لقاء سے انکار کر دیا۔ پس ان کے اعمال ضائع ہوگئے اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو کوئی اہمیت نہیں دیں گے۔

فرمانِ رسول ﷺ

اصل زندگی آخرت کی ہے

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوۂ احزاب کے وقت خندق کھود رہے تھے اور صحابہ مٹی اپنے کندھوں پر اٹھا کر دوسری جگہ منتقل کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم اس موقع پر فرماتے تھے: اے اللہ !اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ تو مہاجرین اور انصار کو بخش دے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی)

فرمان خلیفہ وقت

مالی قربانی کا واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’گیمبیا کے شال میں واقع ایک گاؤں ہے وہاں کے ایک دوست عثمان صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ گزشتہ سال انہوں نے وقف جدید کے لیے ایک بالٹی مکئی دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اب امیر آدمی کے پاس کشائش ہے اگر کوئی لاکھوں پاؤنڈ رکھنے والا ہزار ڈالر یا ہزار پاؤنڈ یا پانچ ہزار پاؤنڈ بھی دے دیتا ہے تو اس کے لیے کوئی ایسی خاص قربانی نہیں لیکن یہ لوگ جو اپنے کھانے کے لیے، اپنے زمینداری کے لیے جنس رکھتے ہیں۔ اب ایک بالٹی مکئی جو ہے اس کی ایک شہر میں رہنے والے کے لیے، یورپ میں رہنے والے کے لیے کوئی حیثیت نہیں لیکن ان کے لیے ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ اس کا، ایک بالٹی مکئی کا انہوں نے وعدہ کیا تھا جو شاید یہاں آپ کو پانچ، چھ پاؤنڈز میں مل جائے۔ کہتے ہیں اگرچہ گزشتہ سال بہت کم فصل ہوئی تھی اور صرف بارہ بوریاں آمد ہوئی تھی۔ مشکل سے ان کے گھر کے خرچ پورے ہو رہے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ کہتے ہیں کہ نتیجہ یہ نکلا کہ اس سال تیس بوریاں مکئی کی ان کو مل گئیں اور اس کے علاوہ بھی ایک فصل ہے، کوئی چیز ہے اس کی پندرہ بوریاں ملیں۔ تو اخلاص میں دیا ہوا یہ تھوڑا سا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا قبول ہوتا ہے کہ پھر کئی گنا بڑھا کر اللہ تعالیٰ واپس کرتا ہے اور یہی پھر ان کے لیے اللہ تعالیٰ کو پہنچنے، اللہ تعالیٰ پر ایمان مضبوط کرنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ مورخہ 3جنوری2020ء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

خدا پر یقین کامل

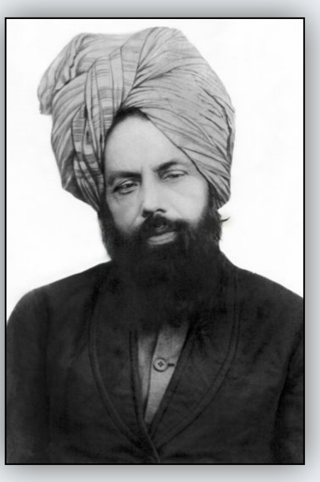

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ یاد رکھو کہ اس نظام شمسی اور اس ترتیب عالم سے جو کہ ایک ابلغ اور محکم رنگ میں پائی جاتی ہے۔ اس سے نتیجہ نکالنا کہ خدا ہے یہ ایک ضعیف ایمان ہے۔ اس سے خدا کے وجود کے متعلق پوری تسلی نہیں ہو سکتی، امکان ثابت ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یقیناً خدا ہے اگر اس میں یقینی اور قطعی دلائل ہوتے تو پھر لوگ دہریہ کیوں ہوتے؟ بڑے بڑے محقق کتابیں تالیف کرتے ہیں مگر ان کے دلائل ناطق اور براہین قاطعہ نہیں ہوتے۔ کسی کا منہ بند نہیں کر سکتے اور نہ ان سے یقینی ایمان تک انسان پہنچ سکتا ہے۔ اگر ایک شخص ان امور سے خدا تعالیٰ کی ہستی کے دلائل بیان کرے گا تو ایک دہریّہ اس کے خلاف دلائل بیان کر دے گا۔

در اصل بات یہ ہے کہ اس طرح اتنا ثابت ہو سکتا ہے کہ خدا ہونا چاہیے۔ یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہے۔ ہونا چاہیے اور ہے میں بہت بڑا فرق ہے۔ ہے مشاہدہ کو چاہتا ہے۔ مگر دوسرا حصّہ جو وجود باری تعالیٰ کے واسطے انبیاء نے پیش کیا ہے کہ زبردست نشانات معجزات اور خدا کی زبردست طاقت کے ظہور سے اس کی ہستی ثابت کی جاوے۔ یہ ایک ایسی راہ ہے کہ تمام سَر اس دلیل کے آگے جھک پڑتے ہیں۔ اصل میں بہت سے عرب دہریہ تھے جیساکہ قرآن شریف کی آیت ذیل سے معلوم ہوتا ہے۔ اِنۡ ہِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا نَمُوۡتُ وَ نَحۡیَا (المومنون:38) کیا عرب جیسے اجڈ اور بے باک، بے قید، بے دھڑک لوگ تلوار سے آپ نے سیدھے کئے تھے اور ان کی آپ کی بعثت سے پہلی اور پچھلی زندگی کا عظیم الشّان امتیاز اور فرق اس وجہ سے تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی تلوار کا مقابلہ نہ کر سکے تھے؟ یا کیا صرف سادہ اور نری اخلاق تعلیم تھی جس سے ان کے دلوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا ہو گئی تھی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ یاد رکھو کہ تلوار انسان کے ظاہر کو فتح کر سکتی ہے مگر دل کبھی تلوار سے فتح نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ انوار تھے جن میں خدا کا چہرہ نظر آتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو ایسے ایسے خارق عادت نشانات دکھائے تھے کہ خود خدا ان لوگوں کے سامنے آموجود ہوا تھا اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے جلال اور جبروت کو دیکھ کر گناہ سوز زندگی اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی تھی۔‘‘

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 313)

اس شمارہ میں

- آنحضرتؐ صفت شکور کے مظہرِ اتم
- حضرت مسیح موعودؑ کے پُر حکمت کلمات
- سیرالیون کے جماعتی پروگرامز
- فرینکفرٹ میں جماعتی ورکشاپ
- جلسہ سالانہ کیمرون 2020ء

دربارِ خلافت

خداتعالیٰ کی شناخت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف 'اسلامی اصول کی فلاسفی' میں خدا تعالیٰ کو پانے، اُسے پہچاننے، اُس پر ایمان مضبوط کرنے کے جو وسائل خدا تعالیٰ نے رکھے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے آٹھ وسائل بیان فرمائے ہیں جو انسان کے مقصدِ پیدائش کو پورا کرنے والے بھی ہیں۔ اس وقت میں اپنے مضمون کے حوالے سے ایک وسیلے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کروں گا جو پانچویں وسیلے کے طور پر آپؑ نے بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

''پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لیے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے۔ یعنی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (التوبہ:41) وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرہ:4) وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70)

یعنی اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے ۔ وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجا لاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 418-419)

پھر خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا طریق بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعے پر فرمایا کہ

''تمہارے لیے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے ۔اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لیے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 497)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ چاہیے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس، ہر شخص یہ عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 41)

آپؑ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جن کو علم نہیں، جو نئے آنے والے ہیں، جو لاپرواہی کرتے ہیں یا لاپرواہی نہیں بھی کرتے تو بعض دفعہ مالی قربانی کرنے کا احساس نہیں ہوتا ۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مخلصین ہیں جن کو جب چندے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی جائے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لیے مالی قربانی میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ میں گزشتہ کئی سال سے جماعتی نظام کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ نئے آنے والوں کو مالی نظام یا مالی قربانی کے نظام میں ضرور شامل کرنا چاہیے۔ کوئی چاہے ایک پینس (pence)دینے کی ہی استطاعت رکھتا ہو تو وہ اپنی استطاعت کے مطابق ایک پینس دے۔ بعض جگہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض دفعہ مالی کشائش کے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں یا جماعتی نظام افریقہ میں یا غریب ملکوں میں بعض جگہوں پہ بعض لوگوں کو بعض دفعہ یہ کہہ دیتا ہے یہاں بعض لوگ اپنے غریب رشتہ داروں کی طرف سے چندے کی ادائیگی کر دیتے ہیں یا غریبوں کی طرف سے رقم دے دیتے ہیں کہ اچھا یہ ہماری طرف سے چندہ ہے۔ ٹھیک ہے یہ بھی ایک نیکی ہے لیکن ان لوگوں کو، چاہے وہ غریب ہیں خود حصہ لینا چاہیے جتنی بھی اس کی استطاعت ہو۔ صرف مال جمع کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت کی خاطر اس کے دین کے لیے قربانی کرنا مقصد ہے۔ پس جہاں جماعتی نظام اس طرح چندہ وصول کرتا ہے اور بعض دفعہ ایسی باتیں میرے علم میں آ جاتی ہیں کہ لوگوں سے کہہ دیا اور کسی کے نام پہ ڈال دیا وہ غلط کرتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ مورخہ 3جنوری2020ء)

جس نے پاک نبی جیؐ بھیجے پاک مسیحاؑ بھیجا

سُندر سُندر رُوپ ہے جس کا پیارا پیارا ناؤں
سارے دھندے چھوڑ چھاڑ کے چلئے اس کے گاؤں

دُور دُور کے دیس سے پریمی جتھے بن بن آئیں
راہ میں کھڈے ڈالے جائیں چپل اور کھڑاؤں

ان کوچوں کی مٹی مجھ کو سونے جیسی لاگے
جس مٹی نے میرے نبیؐ کے چوم لئے تھے پاؤں

سڑتی دھوپ میں جلنے والو اس بستی میں آؤ
جلتے بلتے تن من کو یہ دیوے ٹھنڈی چھاؤں

مجھ جیسی کمزور بھی یاں تو بن جائے رندھیر
چلتے چلتے ان گلیوں میں تھکتے ناہیں پاؤں

اس نگری میں آ کے سب کی تھکناں ہوویں دُور
چاہے چل کے آئیں وہ کتنے ہی کوس، گھماؤں

میرا مالک ایک ہی چال میں مات سبھوں کو دیوے
بیری سارے چلتے جائیں اپنے اپنے داؤں

جس نے پاک نبی جیؐ بھیجے پاک مسیحاؑ بھیجا
کاش کہ میرا باقی جیون کر لے اپنے ناؤں

صاحبزادی امۃ القدوس

طاہرہ زرتشت منیر۔ ناروے

آنحضرت ﷺ ۔اللہ تعالیٰ کی صفتِ شکور کے مظہرِ اتم

ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ سے متعلق کسی نے آپؐ کی زوجہ حضرت عائشہؓ سے دریافت کیاتوآپؓ نے جواب دیا کہ ’’ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن ‘‘ کہ آپ ؐکے اخلاق قرآنِ کریم کے عین مطابق تھے۔

آنحضرت ﷺ اپنے ربّ کی صفتِ شکور کے مظہرِ اتم تھے۔ چھوٹے سے چھوٹےاحسان کی قدر کرنا اور اُس پر تشکر کےجذبات کا اظہارآپؐ کی سرِشت میں داخل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنے بے شمار انعامات نازل کئے، آپؐ کو بہت بلند مرتبہ پر فائز کیا۔ آپؐ کو دونوں جہانوں کا سردار بنایا۔ تمام انبیاء میں سے سب سےافضل اور خاتم ا لنّبیین کے لقب سے نوازا۔ آپؐ ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی ان سب نعمتوں پرعبدِ شکور کا حق ادا کرتے تھے۔ساری ساری رات عبادت کے لئے کھڑے رہتے ۔ پاؤں سوج جاتے، صحابہؓ عرض کرتے کہ آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں۔آپ اتنی تکلیف کیوں اُٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر رکھے ہیں ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ ’’ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں ۔ ‘‘

اللہ تعالیٰ کی محبت اورعبادت کے ذریعہ سے ہی اُس کا شکر ادا کیا جا سکتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہیں بَلِ اللّٰہَ فَاعْبُدْ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ (الزمر: 67) ترجمہ اللہ کی ہی عبادت کرو اور شکر ادا کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ، اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ، کھاتے پیتے،ہمہ وقت اللہ کی یاد اور اُس کے شکر میں مصروف رہتے۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ’’ایک رات میری آنکھ کھل گئی تو میں نے بستر ٹٹولا آپ ﷺ بستر پر نہیں تھے۔ میں آپؐ کی تلاش میں باہر نکلی تودیکھا کہ آپؐ سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں اور بڑے تضرّع کے ساتھ دُعا کر رہے ہیں۔ ‘‘

13 سال تک مکہ میں آپ ﷺ کو قسم قسم کے مظالم کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔ مگرآپؐ اُس کام سے پیچھے نہیں ہٹے جو آپؐ کے سپرد کیا گیا تھا۔ دشمنوں نے آپؐ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور آپؐ کو اپنے وطن عزیز سے مجبوراً ہجرت کرنی پڑی۔ ہجرت کے بعد بھی دشمن نے آپؐ کا پیچھانہیں چھوڑا۔سارے عرب کو اُکسایا اور آپؐ کےخلاف پے در پے فوجیں حملہ آور ہوئیں۔ان حالات میں بھی ساری مصیبتوں اور ابتلاؤں میں آپؐ ذرّہ بھر نہیں گھبرائے اور کبھی ناشکری کا کوئی کلمہ زبان پر نہ لائے بلکہ ان مشکل ترین حالات میں بھی ہمیشہ زبان شکر سے تر رہتی ۔

اللہ تعالیٰ کے شکر کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اُس کی مخلوق کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا سلوک کیا جائے ۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَأَحْسِن كَمَآ أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ (القصص:18)

اور احسان کا سلوک کر جیسا کہ اللہ نے تجھ سے احسان کا سلوک کیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک شخص کے ساتھ احسان کا سلوک فرماتے اور خاص طور پر غرباء اور مساکین کا بہت خیال رکھتے تھے۔اللہ تعالیٰ کی محبت میں آپؐ کا دِل اس قدر گُداز تھا کہ جب کوئی نعمت ملتی توآپ کا رُواں رُواں شکر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا اور خُدا کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ میں گر جاتے۔ (ابو داؤد کتاب الجہاد)

قبیلہ ہمدان کے اسلام قبول کرنےکی خبر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپؐ نے سجدۂ شکر اداکیا۔ جب آپؐ پر دُرود بھیجے کی آیت نازل ہوئی تو اللہ کی اس نوازشِ خاص پر آپؐ کا دِل شکر سے لبریز ہوگیا اور آپؐ سجدہ میں گر گئے۔

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ ایک جگہ آپؐ سواری سے اتر گئے اور ہاتھ اُٹھا کر دیر تک دُعا کی اور پھر سجدہ میں گر گئے پھر سر اُٹھایا اور دُعا کی اور پھر سجدہ میں گر گئے۔ پھر سر اُٹھایا اور دُعا کی اور پھر سجدہ کیا۔ دیر تک سجدہ میں رہے۔ پھر اُٹھےاور بڑےتضرّع کےساتھ دُعا کی اور اس کے بعد پھر لمبا سجدہ کیا۔ دُعا سے فارغ ہوکر حضور ﷺ نے فرمایا ۔ ’’میں نےاُمّت کے لئےتین دُعائیں مانگی تھیں، وہ قبول ہوئیں۔ جب دُعا قبول ہوتی تو میں شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ کرتا تھا۔ ‘‘ (ابوداؤد کتاب السُّجود)

مکّہ کی عظیم الشّان فتح کے موقعہ پرجب آپؐ کو اطلاع ملی کہ قریشِ مکّہ کی مزاحمت بالکل دم توڑ چکی ہے تب اللہ تعالیٰ کی نصرت کے وعدوں کو پوراہوتے دیکھ کر آپؐ کا دِل شکر کے جذبات سے بھر گیا۔ آپؐ نے وہیں سواری پر بیٹھے بیٹھے ہی سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ آپؐ کا سر کجاوہ کے ساتھ جالگا ۔

آنحضرتﷺ نے فرمایا۔مَنْ لَّا یَشْکُرُالنَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ یعنی جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس نے کبھی بھی کوئی ذرّہ بھر نیکی یا بھلائی کی تھی ۔ آپؐ نے ہمیشہ اُس کا شکریہ ادا کیا اور اُسے بھلائی کا بہترین صلہ دِیا۔

آپؐ کی رضائی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ تھیں۔ حضرت خدیجہؓ سے شادی کے بعد وہ آپؐ سے ملنے آئیں اور اُنہوں نے بتایا کہ خشک سالی کے باعث اُن کے مویشی مر گئے ہیں۔ آپؐ نے اُنہیں چالیس بکریاں اور سامان سے لدا ہوا اونٹ عنایت فرمادیا۔

ہجرت کے بعد وہ ایک دفعہ آپؐ سے ملنے کے لئے تشریف لائیں تو آپؐ بے قرار ہو کر’’میری ماں ! میری ماں !‘‘ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئےاور اپنی چادر اُن کے لئے فرش پر بچھا دی۔

حضرت حلیمہ کی ایک لڑکی تھی جو بچپن میں آپؐ کو کھلایا کرتی تھی۔غزوۂ حنین کے موقعہ پر جو لوگ قید ہوئےاُن میں وہ بھی قید ہو کر آئی۔حضورؐنے اُنہیں پہچان لیااور بڑی عزت اور احترام کاسلوک فرمایا اور اُن کی خاطر اُن کے قبیلے کے 6ہزار قیدی رہا کر دیئے۔

آنحضرت ﷺ کے گھر ایک نوجوان غلام تھے۔ جن کا نام ’’زید بن حارثہ ‘‘ تھا۔ حضرت خدیجہؓ کے ساتھ شادی کے بعد حضور نے سب غلاموں کو آزاد کر دیاتھا۔ اُن میں حضرت زیدؓ بھی شامل تھے۔

مگر اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے کو ترجیح دی اور اپنے والد اور چچا کے ساتھ جانے سے انکار کردیا۔ حضرت زید کی اس وفا کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد اثر تھا۔چنانچہ آپ نے زیدؓ کو وہ مقام دِیا جو اور کسی کو حاصل نہ ہوا تھا۔ حضرت زیدؓ بھی حضور کے ایک اشارے پر اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔

ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ اگر کوئی شخص کسی جنتی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہےتو اُسے چاہئے کہ اُمّ ایمن سے شادی کر لے حضرت زید نے آپ کا اشارہ سمجھ لیا اور شادی کے لئے تیار ہوگئے اُس وقت اُمّ ایمن کی عمر حضرت زیدؓ سے دوگنی تھی وہ حبشی الاصل تھیں،سیاہ رنگ، ناک پیچھے سے دبا ہوا۔ جس سے ناک کے نتھنےکے سوراخ نظر آتے تھے۔ الغرض اُن میں کوئی ایسی کشش نہ تھی کہ کوئی اُن سے شادی کے لئے تیار ہوتا۔ زیدؓ کی اس نیکی کا صلہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح دِیا کہ ہجرت کے بعد اُس غلام کی شادی اپنی پھوپھی زاد بہن کے ساتھ کردی۔ یہ عقد زیدؓ کے لئے باعثِ افتخار تھا گو کہ بعد میں یہ شادی کامیاب نہ ہو سکی اور طلاق ہوگئی ۔

حضرت زیدؓ کی وفا شعاری اور خدمت گزاری کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے بیٹے اُسامہ سے بھی ہمیشہ بہت محبت و شفقت کا سلوک فرمایا۔ حضرت اُسامہ بتاتے ہیں کہ حضور مجھے ایک زانو پر بٹھا لیتے تھے اور حضرت حسنؓ کو دوسرے پراور ہم دونوں کو چمٹا کر پیار کرتے۔

فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے اُن کے بیٹے اُسامہ کو یہ اعزاز بخشاکہ اُن کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

حضرت زیدؓ کی وفا شعاری کی شکرگزاری کے طور پرآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ کوایک لشکر کا سپہ سالار مقرر فرمایا۔ اُس وقت حضرت اُسامہؓ کی عمر صرف 17سال تھی۔ بڑے بڑے جرنیل صحابہؓ اُن کے ماتحت تھے۔

منافقین نے چہ میگوئیاں کیں کہ ایک کم عمر نا تجربہ کار لڑکے کو امارت سونپ دی گئی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ مسجد میں تشریف لائےاورخطبہ ارشاد فرمایا ۔

آپؐ نے فرمایا۔’’ پہلے اُس کے باپ کی سرداری پر بھی تم معترض تھے۔ خُدا کی قسم وہ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب تھااور اُس کے بعد اُسامہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔‘‘

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب کے لئے سراپا شکر تھےجس نے بھی کبھی آپ کےساتھ ذرّہ بھر بھی نیکی کی، حضورؐ نے اُس کی قدرافزائی کی اور اُس کی نیکی سے بڑھ کر اُسے صلہ دیا۔

مطعم بن عدی مکہ کا رئیس تھا اُس نے آپ کے ساتھ یہ نیکی کی تھی کہ جب آپؐ طائف سے اوباشوں کے ہاتھوں بے حد تکلیف اور دُکھ اُٹھا کر واپس آئے اور مکہ میں داخل ہونا چاہا تو مکہ والوں نے اجازت نہ دی۔ اُس وقت یہ سردار مطعم بن عدی سامنے آیا اور اپنی حفاظت میں لے کر مکہ میں داخل کیا۔ اُس سردار نے کفر کی حالت میں ہی وفات پائی تھی لیکن اُس کے اس احسان کو حضور نے ہمیشہ یاد رکھا۔چنانچہ

جنگ بدر کے موقعہ پر جب مکہ کے قیدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے گئے، حضورؐ کو مُطعِم بن عدی یاد آگئے۔آپؐ نے فرمایا کہ اگر مُطعِم بن عدی آج زندہ ہوتا اور مجھ سے ان لوگوں کی سفارش کرتا تو میں ان سب کو یونہی آزاد کر دیتا۔ (صحیح بخاری)

آج ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم خُدا تعالیٰ کی عبادت اور اُس کے شکر کا حق ادا کرنے والے ہیں؟اس زمانہ میں جبکہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو ایسی سہولتیں اور ایسی نعمتیں میّسر ہیں جو آج سے پہلے ہر کسی کو میسر نہ تھیں مگر مشاہدے میں یہ بات اکثر آتی ہے کہ شکر کا حق ادا کرنے کی بجائے اکثر ناشکری کی جاتی ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو پہلے سے بڑھا کر نوازتا ہے ۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں اور بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں ۔ ہمیں غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے کہ جس خاتم الانبیاء کی محبت کا ہم دعوٰی کرتے ہیں ۔ کیا ہماری زندگیاں اُن کے بتائے ہوئے اُصولوں اور اُن کے اُسوۂ کے مطابق ہیں ۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر یہ ہے کہ اُس کی سچے دِل سے عبادت کریں اُس کی نعتو ں کا ہر حال میں شکر بجا لائیں۔ کامل فرمانبرداری اختیار کریں اُس کی رضا کو ہر کام پر ہمیشہ مقدّم رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

والدین کے احسانات کا ہم بدلہ نہیں چُکا سکتے، اُن کی خدمت اور اطاعت ہم پر واجب ہے ۔ اُن کا شکر یہ ہے کہ اُن سے حُسن سلوک سے پیش آئیں ۔ کسی طرح بھی اُن کے لئے دُکھ کا باعث نہ بنیں۔ خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اُس کی قدر کرنا ہم پر لازم ہے۔ خلافت کے ہر حکم پر لبیک کہیں ۔ خطبات توجہ سے سُنیں اور اُس پر عمل کریں۔ نظامِ خلافت کے ساتھ ایک پورا نظام ہے جو کہ ہمہ وقت بغیر کسی معاوضہ کے دن رات خدمت پر معمور ہے۔ اس نعمت پر شکر یہ ہے کہ اُن کادستِ راست بنیں اور اُن کے لئے ہمیشہ اپنے دلوں میں محبت کے جذبات رکھیں ۔ خواہ کسی نے کوئی چھوٹی سی ہی خدمت کی ہو، اُس کی قدر کریں اور چھوٹی چھوٹی نیکی کو بھی یاد رکھیں، اُن کے ساتھ عزّت سے پیش آئیں نیز اُن کے لئے دُعا کریں۔

جن ممالک میں ہم رہتے ہیں اُن ممالک کے بھی ہم پر بہت احسانات ہیں ۔ انہوں نے اُس وقت ہمیں پناہ دی اور ہمارے ساتھ رحم کا سلوک کیا جب ہم اپنے وطن سے نکلنے پر مجبور کئے گئے۔ اس پر شکر یہ ہے کہ ملکی قوانین کے خلاف کبھی کوئی کام نہ کریں اور ملک و ملت کی بہتری کے لئے کوشاں رہیں ۔ ان کے لئے دُعائیں کریں کہ وہ اپنے رب کو پہچان لیں اور اس کا قرب پالیں ۔

اپنے گھروں میں تمام افراد میں شکر کی عادت ڈالیں اور بچوں کو بھی بچپن سے شکر کرنا سکھائیں۔ اللہ نے جو دیا ہے اُس پر قناعت کریں اور شکر بجا لائیں اور گھروں کو جنّت نظیر بنائیں۔ یاد رکھیں خوبیوں کو دیکھنے اور گننے سے شکر کی توفیق ملتی ہے مگر عیبوں کو گننے سے نہیں ۔ اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو مزید نعمتیں عطا کرتا ہے ناشکری کرنے سے گھر تو گھر ملکوں سے بھی برکت اُٹھ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارا شمار اُس کے شکر گزار بندوں میں ہو۔ہم آنحضرت ﷺ کے اُسوۂ پر عمل کر کے دوسری قوموں کے لئے بھی نمونہ ٹھہریں۔ آمین

****

مولانا عطاء المجیب راشد۔لندن

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پُر حکمت کلمات

(جملہ حوالہ جات تفسیربیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام مطبوعہ اگست 2004قادیان سے ماخوذ ہیں)

1۔اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں ۔

2۔جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے ۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے ۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 118)

3۔خدا کا قرب تب حاصل ہوتا ہے کہ جب تمام نفسانی قویٰ اور نفسانی جنبشوں پر موت آجائے ۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 139)

4۔گناہ کے دور کرنے کا علاج صرف خدا کی محبت اور عشق ہے ۔
(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 142)

5۔قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں۔ایک عفت اور پرہیزگاری دوسری حفظِ صحت تیسری اولاد ۔
(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 22)

6۔نذیر کا لفظ اُسی مرسَل کے لئے خدا تعالیٰ استعمال کرتا ہے جس کی تائید میں یہ مقدر ہوتا ہے کہ اس کے منکروں پر کوئی عذاب نازل ہوگا ۔
(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 30)

7۔جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔
(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 34)

8۔خدا کی عادت ہے کہ ہر نشان میں ایک پہلو اخفا کا رکھتا ہے ۔
(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 106)

9۔آنحضرت ﷺ کی ذات پاک با عتبار اپنی صفات اور کمالات کے مجموعہ انبیاءؑ تھی ۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 111)

10۔الابصار کی وہ آپ ہی روشنی ڈالے تو ڈالے ۔ الابصار کی مجال نہیں ہے کہ خود اپنی قوت سے اسے شناخت کر لیں ۔
(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 122)

11۔سُور کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے ... مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالت اِضطرار جائز ہے ۔
(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 130نیز حصہ پنجم صفحہ 179)

12۔اخلاق پر غذاؤں کا اثر ہے۔(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 160)

13۔تمام مومنوں اور رسولوں اور نبیوں کا مرنے کے بعد رفع روحانی ہوتا ہے ۔

14۔خدا کی طرف جانے کا نام رفع ہے اور شیطان کی طرف جانے کا نام لعنت ہے۔ (جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 163)

15۔جو لوگ دین کے لئے سچا جوش رکھتے ہیں ان کی عمر بڑھائی جاوے گی۔ (جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 88)

16۔انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے۔
(جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 108)

17۔ہر ایک مامور من اللہ کو وسعت معلومات بھی زمانہ کی ضرورت کے موافق دی جاتی ہے۔ (جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 126)

18۔مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدائے تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لےوے۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 34)

19۔جیسا خدا بے حد ہے ایسا ہی اس کا علم بھی بے حد ہے۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 38)

20۔سنت اللہ یہی ہے کہ ائمۃ الکفر اخیر میں پکڑے جایاکرتے ہیں۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 66)

21۔اب تو دلوں کو فتح کرنے کا وقت ہے اور یہ بات جبر سے نہیں ہوسکتی۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 138)

22۔سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہوسکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 157)

23۔اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے۔خداتعالیٰ کے نزدیک جو مسلمان ہیں وہ احمدی ہیں ۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 159)

24۔نجات کی جڑ معرفت ہے۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 406)

25۔ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے ۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 410)

26۔خدا کی محبت ، اسی کا خوف ، اسی کی یاد میں دل لگارہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے ۔(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 423)

27۔وہ کامل حیات جو اس سفلی دنیا کے چھوڑنے کے بعد ملتی ہے۔ وہ جسم خاکی کی حیات نہیں بلکہ اور رنگ اور شان کی حیات ہے۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 435)

28۔یہی کام ہے جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے تا کہ میں دنیا کو دکھلادوں کہ کس طرح پر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 439)

29۔میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں ۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 441)

30۔صدق اور وفا سے خدا تعالیٰ کو طلب کرنا موجب فتحیابی ہے۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 443)

31۔یادرکھنا چاہئے کہ ایمان بغیر اعمال کے ایسا ہے جیسے کوئی باغ بغیر انہار کے ۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 443)

32۔خدا تعالیٰ مغز اور حقیقت کو چاہتا ہے رسم اور نام کو پسند نہیں کرتا ۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 444)

33۔ خدا بھی بے نیاز ہو جاتا ہے اس شخص سے جو خدا سے لاپرواہی کرتا ہے ۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 445)

34۔انسان کی فطرت میں رجوع الی اللہ اور اقرارِ و حدانیّت کا تخم بویا گیا ۔ (جلدسوم حصہ ہفتم صفحہ 6)

35۔انسان کی بناوٹ جس مذہب کو چاہتی ہے وہ اسلام ہے ۔
(جلدسوم حصہ ہفتم صفحہ 14)

36۔بہشتی زندگی والا انسان خدا تعالیٰ کی یاد سے ہر وقت لذت پاتا ہے ۔ (جلدسوم حصہ ہفتم صفحہ 317)

37۔انسان اپنی باتوں سے ایسا ہی پہچانا جا تا ہے جیسا کہ درخت اپنے پھلوں سے ۔ (جلدسوم حصہ ہفتم صفحہ 364)

38۔بلا شبہ یہ نہایت اعلیٰ درجہ کا تقویٰ ہے کہ قبل از خطرات خطرات سے محفوظ رہنے کی تدبیر بطور حفظِ ما تقدم کی جائے ۔
(جلدسوم حصہ ہفتم صفحہ 367)

39۔اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے ۔
(جلدسوم حصہ ہفتم صفحہ 383)

40۔تخم توحید ہر ایک نفس میں موجود ہے لیکن ......وہ تخم سب میں مساوی نہیں ۔ (جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 6)

41۔بدی میں ہلاکت کی زہر ہے اور نیکی میں زندگی کا تریاق۔ اسی لئے بدی کے زہر کو دور کرنے کا ذریعہ نیکی ہی ہے۔
(جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 57)

42۔جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے۔(جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 89)

43۔تقویٰ کے معنے ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔
(جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 184)

44۔وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 423)

45۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ (جلد دوم حصہ ششم صفحہ 424)

46۔انسان کا اسم اعظم استقامت ہے۔اسم اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں۔
(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 425)

47۔ مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔
(جلد اول تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 69)

48۔رحمانیت اور رحیمیّت میں یہی فرق ہے کہ رحمانیت دعا کو نہیں چاہتی مگر رحیمیّت دعا کو چاہتی ہے۔(جلد اول تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 71)

49۔جب تک کسی کے پاس حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ نہیں ہے تب تک وہ مومن نہیں ہے۔(جلد اول تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 287)

50۔جو ڈھونڈتا ہے پاتا ہے ۔ جو مانگتا ہے اس کو دیا جاتا ہے ۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے واسطے کھولا جاتا ہے۔
(جلد اول تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 37)

****

عبدالہادی قریشی۔سیرالیون

سیرالیون کے ایسٹ (کینیما) اور ساؤتھ ریجن (بو) میں جماعتی پروگرامز

سالِ نو کے آغاز کے ساتھ ہی ملک بھر میں گزشتہ سال کے دوران قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کرنے والے احمدی بچوں اور بچیوں کی آمین کی تقریبات کا آغاز ہو جاتا ہے اور سال کے اولین مہینوں میں ملک بھر کے ریجنز میں یہ تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔امیر صاحب ان بچوں کی حوصلہ افزائی کرنے اور کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے ان تقریبات میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ساؤتھ اور ایسٹ ریجن کی بعض جماعتوں میں تقاریب آمین ہوئیں ۔

فروری کا مہینہ چونکہ پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے ۔جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی ایک تقریب کا انعقاد بھی آمین کے اس پروگرام کے ساتھ کیا گیا۔

ان پروگراموں کے ساتھ ایک مسجد کا افتتاح بھی ہوا اور ایک مسجد کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا ۔ ان تمام پروگراموں کی مختصر تفصیل پیش خدمت ہے۔

تقریب آمین

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ

بو شہر میں تقریب آمین کا باقاعدہ آغازمورخہ 20فروری کو بعد نماز عصر مکرم مولانا سعید الرحمٰن،امیر و مشنری انچارج سیرالیون کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا جس کے بعد اردو نظم پیش کی گئی۔ امیرصاحب نے قرآن کا دور مکمل کرنے والے بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم سنا اور ان میں اسناد تقسیم کیں ۔ بو شہر کی چار جماعتوں کے22 بچوں میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ اس کے علاوہ بچوں سے نماز سادہ اور مختلف مسنون ادعیہ بھی سنی گئیں۔

ڈسٹرکٹ چیف امام نے تعلیم القرآن کے سلسلہ میں جماعت کی کاوشوں کو سراہا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ باقی مسلمانوں کو بھی اس طرح کوشش کرنے کی توفیق دے۔

آمین کی اس بابرکت تقریب میں، مرکزی مبلغین، معلمین، احمدیہ سکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ، والدین کے علاوہ ڈسٹرکٹ چیف امام بو ، ریجنل جنرل سیکرٹری آف یونائیٹڈ کونسل آف امامز، غیر ازجماعت آئمہ سمیت قریباً تین صد افراد نے شرکت کی۔

آمین کی دوسری تقریب مورخہ 21 فروری کو بو ریجن کے گاؤں Potoruمیں منعقد ہوئی جہاں ایک مسجد کا افتتاح بھی ہوا۔یہ ایک نئی جماعت ہے اور 2018 میں یہاں پہلی بار جماعت کا نفوذ ہوا۔ اس بابرکت تقریب میں دو جماعتوں کے کل 10 بچوں سے قرآن سنا گیا اور ان میں سرٹیفیکیٹ تقسیم کئے گئے۔

آمین کی اس بابرکت تقریب میں، مرکزی مبلغین، معلمین، احمدیہ سکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ، والدین کے علاوہ ایک پیراماؤنٹ چیف، ریجنٹ چیف، ریجنل جنرل سیکرٹری آف کونسل آف امامز، غیر ازجماعت آئمہ سمیت قریبا اڑھائی صد افراد نے شرکت کی۔

آمین کی تیسری تقریب مورخہ 22فروری کو کینیما شہر میں منعقد ہوئی۔ اس بابرکت تقریب میں امیر صاحب سیرالیون نے 5جماعتوں کے کل 22 بچوں سے قرآن سنا اور ان میں سرٹیفیکیٹ تقسیم کئے گئے۔اس بابرکت تقریب میں ریجنل امام اور دیگر ائمہ سمیت کل 40 افراد شامل ہوئے۔

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

مورخہ 20 فروری کوبعد نماز مغرب و عشاء ناصر احمدیہ سنٹرل مسجد بو میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا گیا۔ جس کے بعد دو اطفال نے حضرت مصلح موعودؓ کی بعض نصائح پڑھ کر سنائیں۔ خدام کے ایک گروپ نے آپؓ کا اشتہار خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے کے الفاظ باری باری پڑھ کر سنائے۔ پروگرام کے اختتام پر امیر صاحب نے اس دن کی اہمیت بیان کی اور دعا کروائی۔ اس پروگرام کی حاضری قریباً250 رہی۔

مسجد کا افتتاح

مورخہ21فروری کو بو ریجن کی ایک نو مبائع جماعت Potru (پوجے ہوں ڈسٹرکٹ)میں ایک نئی مسجد کا افتتاح ہوا۔ مکرم مولانا سعیدالرحمٰن کی صدارت میں تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔ اور تقریب آمین ہوئی۔

ریجنٹ چیف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ میں جلسہ سالانہ سیرالیون میں شامل ہوا تھا اور وہاں سے جماعتی لٹریچر بھی خریدا اور میں جماعت کی تعلیمات سے بہت متاثر ہوں۔

امیر صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور مسجد کی تعمیر کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اور فیتہ کاٹ کر مسجد کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ جس کے بعد حاضرین نے مسجد میں نماز جمعہ و عصر ادا کیں۔ نمازوں کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

اس مسجد کا سنگ بنیاد مورخہ 24 نومبر 2018کو مکرم عقیل احمد ریجنل مبلغ بو نے رکھا اور اس کے مکمل کام کی نگرانی کی سعادت بھی آپ ہی کو حاصل ہوئی۔

اس مسجد کا کل احاطہ 37X45 فٹ ہے اور اس میں کل 200 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ نمازیوں کی سہولت کے لئے مسجد کے ساتھ ایک نلکا بھی لگا یا گیا ہے اور بیت الخلاء بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ مسجد کے ساتھ معلم صاحب کی رہائش کے لئے ایک معلم ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ سننے کے لئے MTAکا سیٹ اور سولر سسٹم بھی لگایا گیا ہے۔اس مسجد اور اس سے ملحقہ سہولیات کا خرچ مکرم شیخ عارف احمد صاحب آف جرمنی نے ادا کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مسجد کا سنگ بنیاد

بعد نماز جمعہ و عصر Potru گاؤں سے آگے ایک جماعت Korndowahn میں ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ امیر صاحب اور دیگر معززین جماعت و علاقہ

نے اس بابرکت تقریب میں شرکت کی۔اس پروگرام میں قریباایک صد سے زائد افرادجماعت و غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔ دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا۔۔۔

تقریب عقیقہ

مورخہ 21 فروری کو مکرم شیخ ظافر احمد مبلغ سلسلہ کے بیٹے عزیزم طلحہ احمد ارحم کا عقیقہ بھی ہوا جس میں امیر صاحب کے ساتھ بعض دیگر احباب جماعت بھی شامل ہوئے۔

****

صحابہؓ کی شاندار قربانیاں

حضرت مصلح موعودؓ ان صحابہؓ کے بارے میں ایک جگہ ذکرکرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مکہ کے چوٹی کے خاندانوں میں سے بھی اللہ تعالیٰ نے کئی لوگوں کو خدمت کی توفیق دی اور غرباء میں سے بھی کئی لوگوں نے اسلام کی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ چنانچہ دیکھ لو حضرت علیؓ چوٹی کے خاندان میں سے تھے۔ حضرت حمزہؓ چوٹی کے خاندان میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ چوٹی کے خاندان میں سے تھے۔ حضرت عثمانؓ چوٹی کے خاندان میں سے تھے۔ اس کے بالمقابل (حضرت)زیدؓ اور (حضرت) بلالؓ اور سمرةؓ اور خبابؓ، صہیبؓ (اور) عامرؓ (اور) عمارؓ ابوفکیہہ (یہ)چھوٹے سمجھے جانے والوں میں سے تھے۔ گویا بڑے لوگوں میں سے بھی قرآن کریم کے خادم چنے گئے اور چھوٹے لوگوں میں سے بھی (قرآن کریم کے خادم چنے گئے۔)

آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ حضرت سُمیّہؓ ایک لونڈی تھیں۔ ابوجہل ان کو سخت دکھ دیا کرتے تھے تاکہ وہ ایمان چھوڑ دیں لیکن جب ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ ہوئی (ان کے ایمان کو کوئی ہلا نہ سکا) تو ایک دن ناراض ہو کر ابوجہل نے ان کی شرمگاہ میں نیزہ مارا اور انہیں شہید کر دیا۔ حضرت عمارؓ جو سُمیّہ کے بیٹے تھے انہیں بھی تپتی ریت پر لٹایا جاتا اور انہیں سخت دکھ دیا جاتا۔

(خطبہ جمعہ مورخہ 22جون 2018ء)

****

جلسہ سالانہ کیمرون 2020ء

اس وقت جلسہ سالانہ کیمرون 2020ء کی ایک جھلک قارئین کے لئے پیش ہے۔ امسال یہ جلسہ حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ازراہ شفقت منظوری سے مورخہ 25، 26 جنوری 2020ء کو کیمرون کے ویسٹرن ریجن کی جماعت فومبان کے ایک سیکنڈری سکول Lycee Clasique Du Foumban میں منعقد کیا گیا۔

افتتاحی اجلاس

یہ جلسہ گاہ اگرچہ بالکل نئی جگہ تھی مگر حضرت مسیح موعودؑ کے جیالے نومبائعین نے دن رات محنت کرکے بہت ہی عمدہ انتظامات کرلیے تھے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ چنانچہ جلسے کے پہلے دن کی ابتدا حسب روایت صبح نماز تہجد ، فجر اور درس سے ہوئی جبکہ افتتاحی تقریب زیر صدارت نیشنل پریذیڈنٹ مکرم ابراہیم بالا 10:30 بجے صبح تلاوت کلام پاک سے شروع کی گئی جو مکرم حافظ زکریا احمد صاحب نے کی جبکہ قصیدہ مکرم آمینو بارا صاحب نے پڑھا پھر محترم صدر مجلس نے حضور پُرنور حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جلسہ سالانہ کیمرون کے لیے بھجوایا جانے والا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا ۔ جس کا فرانسیسی زبان اور پھر مقامی زبانوں باموں اور خلیے میں لفظ بہ لفظ ترجمہ کرکے سنایا گیا۔ حضورِ اقدس کا پیغام نومبائعین اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک کلیدی پیغام تھا جس میں پیارے آقا نے شاملین جلسہ کو دعائیں دے کر حضرت مسیح موعودؑ کے آخری زمانے کے لیے پیشگوئیوں کے مطابق مسیح و مہدی ہونے کا ذکر فرمایا ور آپ کی آمد کے دو بنیادی مقاصد

1۔انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا

2۔اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لیے کوشاں رہنا ، بتائے تا آج کی دنیا میں حقیقی امن اور معاشرتی سکون حاصل ہوسکے۔نیز احباب جماعت کو اصلاحِ نفس کرتے ہوئے نیکی، تقویٰ، دوسروں سے حسن سلوک کی نصیحت فرمائی اور ماحول میں محبت، برداشت، بھائی چارے کا نمونہ بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے تعلق کو بڑھانے کا ارشاد فرمایا نیز جلسہ سالانہ کی کامیابی اور خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وفا و اخلاص کے ساتھ وابستہ رہنے کی دعا دی۔

حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزکے اس پُرشوکت پیغام کے بعد مقامی مربی سلسلہ مکرم تجانی احمد ابراہیم کی تقریر تھی جس کا عنوان ’’امن کا شہزادہ حضرت محمد ﷺ‘‘ تھا اور دوسری تقریر مکرم خلیل احمد خان مبلغ سلسلہ چاڈ کی تھی جو آپ نے ’’حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا عشق قرآن و عشق رسول ﷺ‘‘ کے عنوان پر واقعات حیات طیبہ سے خوب مزیّن کررکھی تھی۔

اس پہلے سیشن میں ان دو تقاریر کے بعد جلسے میں مہمان حضرات اور اتھارٹیز کے خیالات کا اظہار تھا جن میں سے چند ایک ذیل کی سطور میں درج کیے جاتے ہیں۔

☆ **نمائندہ چیف آف کومبا (Kumba):**

اگر آج میں آکر اس جلسے کو نہ سن پاتا تو مجھ پر شاید کبھی بھی احمدیت کی حقیقت نہ کھلتی ۔ آج تک میں ’’احمدیت اینٹی اسلام مومنٹ اور آج کا عالمی خطرہ احمدیت‘‘کے خیالوں میں ہی گم تھا۔ اس جلسے سے میری آنکھیں کھل گئی ہیں اور میں پورے یقین اور جوش سے کہہ رہا ہوں کہ یہی مسلم آرگنائزیشن ہے جو جانتی ہے کہ اسلام کو دنیا میں کیسے Propagateکرنا ہے۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ احمدیت قرآن، اللہ تعالیٰ اور محمد ﷺ پر یقین رکھتی ہے۔ مگر آج کہہ سکتا ہوں کہ جیسا ان کا یقین ہے دوسروں میں نہیں۔ یہ ہر ایک سے محبت کی تعلیم دے رہے ہیں اور قرآن اور محمد رسول اللہ ﷺ سے جیسا عشق بانی احمدیت نے کیا ہے اس پر عمل کر رہے ہیں۔ میں شکر گزار ہوں مسٹر ابراہیم بالا کا جس نے مجھے جلسے پر آنے کے لیے مدعو کیا اور آج میرے دل و دماغ کی کھڑکیاں کھلیں۔

☆ **اسسٹنٹ میئر آف یابناکا:**

میں خوش ہوں کہ آج احمدیت کو سنا اور اسلام کا اصل چہرہ سامنے آیا ابھی تک یہی معلوم تھا کہ اسلام انتہاپسند مذہب ہے مگر آج کی تقریر سے معلوم ہوا کہ دین میں جبر نہیں ہے۔ امید ہے کہ یابناکا میں بھی آپ آکر ہمیں اسی پُرامن تعلیم سے آگاہ کریں گے۔

☆ **چیف آف جنکا (Ngenka):**

میں اس جلسے کی انتظامیہ اور جماعت احمدیہ کا شکرگزار ہوں جنہوں نے ہمارے ملک کے تمام ڈیپارٹمنٹس کے باشندوں کو خواہ وہ انگریزی بولنے والے ہوں یا فرانسیسی بولنے والے، دونوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرلیا ہے۔ یہ ہے حقیقی کامیابی۔ یقینا آپ ہی امن قائم کرسکتے ہیں۔ اب سے چند دن بعد الیکشن ہیں۔ پس میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ کوشش کریں اور دعا بھی کہ آمدہ الیکشن امن سے گزریں۔

ان اتھارٹیز کے خیالات کے بعد مکرم صدر مجلس نے دعا

کروائی اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرا سیشن

زیرصدارت مکرم عبدالخالق نیر مبلغ انچارج کیمرون بعد سہ پہر 4:30 بجے مکرم آدم لوسی کی تلاوت کلام پاک سے اس دوسرے سیشن کا آغاز ہوا اور ایک مقامی معلم مکرم ابوبکر صاحب نے اردو نظم بہت ہی عمدہ اردو لہجے اور ترنّم میں پڑھی جس کے بعد مقامی معلم مکرم سلیمان عیسیٰ آدم صاحب نے جماعت احمدیہ کا ماٹو ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' پر خوب اچھی تقریر کی۔ آپ نے آنحضورﷺ کی تعلیم کو مسیح موعودؑ کے ذریعے دنیا میں قائم کرنے کا ذریعہ محبت و اخوّت بیان کیا اور پھر خلفائے کرام کے حوالوں سے جماعت احمدیہ کا سو سالہ کردار بھی بتایا نیز پاکستان میں ہونے والے واقعات کے باوجود جماعت احمدیہ کی ملکی و عالمی خدمات کا ذکر کیا۔

اس سیشن کی دوسری تقریر خاکسار کی تھی جس کا عنوان تھا ''ذکرالٰہی محبت و اخوّت نیز بھائی چارے کی بنیاد ہے''۔خاکسارنے

ذکرالٰہی کی اقسام قرآن و حدیث سے بیان کیں نیز بتایا کہ ذکرالٰہی کے طریق اور اس کے فوائد اور ذکرالٰہی کی ہر قسم ہمیں محبت و بھائی چارے کا درس دیتی ہے۔

اس تقریر کے بعد وہاں پر موجود ایک معمر اتھارٹی نے بہت ہی خوبصورت انداز میں یوں خیالات کا اظہار کیا۔

☆ چیف آف گلے رے (Goulere):

میں اگرچہ بوڑھا دکھائی دیتا ہوں مگر میری عمر صرف تین سال ہے۔ میں دل کی گہرائیوں سے جماعت احمدیہ کا شکر گزار ہوں کہ مجھے جماعت سے تین سال قبل رابطہ ہوا جب احمدیت میرے گاؤں آئی۔ لوگوں نے مجھے جماعت کے روکنے کے لیے زور لگایا۔جماعت کی بہت مخالفت تھی۔ میں نے جماعت کی کتابیں پڑھنی شروع کیں جہاں ہر طرف امن ہی امن کی تعلیم نظر آئی اور دوسرے جھوٹے نظر آئے۔ جب مجھے جلسے کی دعوت نامہ ملا کہ اس بار جلسے کا عنوان ہے: ''اسلام امن کا مذہب ہے'' تو میں امن کی تلاش میں آگیا۔ جس طرح احمدیت امن پھیلا رہی ہے ہر عقل مند اسے قبول کرنے کے لیے تیار ہوگا۔

مکرم تجانی صاحب اور مبلغ صاحب چاڈ کی تقاریر نے مجھے احمدیت کا پیغام سمجھا دیا ہے اور میں آج جماعت احمدیہ کے پیغام کی مکمل حمایت کرتے ہوئے اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

چیف آف گلے رے صاحب کا ایمان افروز خطاب پنڈال کو نعرہ ہائے تکبیر سے خوب رونق بخش رہا تھا۔ اس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں اور نمازوں کے بعد مکرم معلم عبدالکبیر صاحب (گنی اکٹوریل) نے درس ملفوظات دیا۔

بعدازاں احباب کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا اور پھر مجلس سوال و جواب رات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔

آخری روز

آج کے دن کا آغاز بھی حسب روایت نماز تہجد، فجر اور درس سے ہوا جبکہ دس بجے صبح اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔

اختتامی تقریب

زیرصدارت نیشنل صدر جماعت احمدیہ کیمرون مکرم ابراہیم بالاؤ۔ اس میں تلاوت مکرم حافظ عیسیٰ نے کی جبکہ نظم مکرم معلم آمینو بارا نے پڑھی اور پھر ''ذکرِحبیب سیرۃ طیبہ حضرت حکیم نورالدین خلیفۃالمسیح الاوّلؓ'' کے عنوان پر مکرم مشنری انچارج صاحب کیمرون جناب عبدالخالق نیر صاحب نے تقریر کی ۔ آپ کی تقریر حضرت خلیفہ اوّلؓ کے تعلق باللہ، اطاعت رسول اور خدمت خلق کے ایمان افروز واقعات سے خوب مزیّن تھی جو حاضرین مجلس میں جوش دار نعروں کا موجب بنتی رہی۔

مکرم مشنری انچارج کے بعد لوکل معلم مکرم ابوبکر صاحب نے ''ہیومینٹی فرسٹ کی ملکی و عالمی خدمات'' بیان کیں۔ آج کے اس اختتامی سیشن میں ملکی اور ایریا کی گورنمنٹ اتھارٹیز نے اپنے نمائندے بھجوائے ہوئے تھے حتیٰ کہ سنٹرل چیف امام مرکزی مسجد فومبان بھی یہاں موجود تھے۔معزز مہمان یکے بعد دیگرے وقفہ وقفہ سے پہنچ رہے تھے اور جونہی پتہ لگتا کہ ابھی فلاں گورنمنٹ اتھارٹی یا فلاں نمائندہ آیا ہے تو موجود غیراحمدی مہمانوں نیز غیرازجماعت مخالف فرقوں پر ایک اثر طاری ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

اس جلسے کی اختتامی تقریر جو جلسے کے مرکزی عنوان ''اسلام مذہب ہے امن و آشتی کا'' پر تھی خاکسارنے فرانسیسی زبان میں کی جس میں خاکسار نے اوّلاً اسلام کو ٹارگٹ کرنے والی سوچوں کا جائزہ لیا اور پھر آقا و مطاع رسول اللہﷺ، خلفائے راشدین دور اسلام اور حضرت مسیح موعودؑ نیز خلفائے مسیح موعودؑ کے اقتباسات و واقعات سے اسلام کا حقیقی اور روشن چہرہ پیش کیا۔ نیز اسلام کے حق میں غیرمسلم سکالرز کے تائیدی حوالہ جات بھی پیش کیے جو معترضین نیز اتھارٹیز میں حقّانیت اسلام واضح کررہے تھے جن کا اظہار اُن کے تبصروں سے بھی ہوا۔

اس تقریر کے بعد اتھارٹیز نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا۔

چند اتھارٹیز کے تبصرے:

☆ نمائندہ لامیدو آف گاؤنڈے رے مکرم سلیمانو سلیمان: احمدیت ہم سب کو اکٹھا کرنے والی اور اکٹھا رکھنے والی پُرامن سوسائٹی ہے اور اسی کے ذریعے ہم سب اکٹھے ہوکر جنت تک جاسکتے ہیں۔ ان سے دائمی زندگی مل سکتی ہے کیونکہ جہاں امن، محبت اور بھائی چارہ نہیں وہاں دائمی زندگی کی بھی گارنٹی نہیں۔ لامیدو نے احمدیت کی تحقیق کی ہے۔ پہلے شکوک تھے اب نہیں ہیں۔ کیمرون کی سب سے بڑی مسلم کمیونٹی آداماوا میں ہے جہاں 90% مسلمان ہیں۔ وہاں لامیدو نے جماعت کو ایک

بڑی زمین دی ہے کہ اپنے سکول بنائے، ادارے بنائے۔

☆ میئر آف بابنا:

دعا و سلام کے بعد کہنے لگے کہ جب احمدیت میرے علاقے میں آئی تو میں خوف زدہ ہوا کہ یہ تو دہشت گرد تنظیم ہے۔ ہمارے لیے بڑے مسائل کھڑے ہونے والے ہیں اور ہر ایک آکر مجھے ان کے خلاف ہی کان بھرتا۔ مگر آج میں اس بات کو علی الاعلان کہنے پر مجبور ہوں کہ مجھے کبھی ان سے کوئی پریشانی نہیں ملی۔ یہ بہت منظم اور پُرامن تنظیم ہے جو سب سے محبت کرتے اور ہر ایک کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں۔ اسی چیز نے مجھے یہاں آنے کے لیے آمادہ کیا ہے۔

☆ میئر آف بے (Mbe):

حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا تھا کہ ''مجھے بنی اسرائیل کی اور بھی بھیڑوں کو اکٹھا کرنا ہے'' آج یہاں ملک کے ہر ریجن سے لوگ دیکھ کر کیا انگریزی بولنے والے اور کیا فرانسیسی سب کو اکٹھا کر کے انہوں نے مسیح کے مشن کو پورا کرنے کا ثبوت دیا ہے۔ پس یہی لوگ ہیں جو دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر سکتے ہیں۔

☆ نمائندہ لامیدو مروا مکرم محمد امین گوجا:

میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور پھر مبلغ انچارج اور صدر صاحب کیمرون کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمارے ملک میں محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں ، کی فضا پھیلائی ہے جس کے لیے ہمارے صدر مملکت بھی برسوں سے کوشش میں لگے ہیں۔ جماعت احمدیہ اپنے فلاحی کاموں، پانی کے نلکے لگواکر، مساجد بنواکر ثابت کررہی ہے کہ یہ حقیقی خدمتِ انسانیت کرنے والی تنظیم ہے۔

☆ نمائندہ سلطان آف باموں:

بار بار جماعت احمدیہ کے خلیفۃالمسیح کا شکریہ ادا کرنے لگے کہ آج اس جماعت کے ذریعے سے پھر انگریزی ایریا کے لوگ اور فرانسیسی ایریا کے لوگ ہمارے ملک میں ایک جگہ اکٹھے ہوئے ہیں۔ برسوں کے بعد جماعت احمدیہ کی کوششوں سے یہ پُرامن فضا قائم ہوئی ہے۔ ہم ان کوششوں کو خوش آمدید کہتے اور بھرپور سراہتے ہیں۔

☆ چیف امام سنٹرل مسجد فومبان:

اگر آج میں بات کر رہا ہوں تو خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اس مجلس میں جو امن کے نام پر لگائی گئی ہے آنے کا موقع دیا۔ گزشتہ سال میں حاضر نہیں ہوسکا تھا کہ لوگوں کی طرف سے مجھے کافی چیلنجز تھے۔ میں عرصے سے احمدیت کی تحقیق میں تھا اور جب بھی لوگوں کو احمدیت کے متعلق بتانا چاہتا تھا تو مجھ پر مختلف الزام لگادیتے کہ تُو بھی مسلمان نہیں۔ یہ لوگ بھی کافر ہیں ۔ اب امسال انتظام ہوا ہے اور میں بھی آیا ہوں جس طرح دوسرے آئے ہیں۔ احمدیت کیا پیغام دیتی ہے کہ

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

’’محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ آج جو لیکچر ہوئے ہیں سب نے سنے ہیں۔ ان کا اَور کوئی مقصد نہیں بس یہ کہ اسلام احمدیت تمام دنیا کو ایک جھنڈے تلے کھڑا کرنا چاہتی ہے جو امن کا جھنڈا ہے۔ محمد رسول اللہﷺ کا جھنڈا ہے اور قرآن کا جھنڈا ہے۔ اگر اسلام ایسا ہی ہوتا تو لوگ ایسے ہی اکٹھے رہتے اور یہی ملک کے صدر پاؤل بیاڈ صاحب کا مقصد ہے۔

☆ **گورنر آف ویسٹرن ریجن:**

آپ نے میڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ امن طاقت استعمال کرنے سے نہیں بلکہ جو طریق جماعت احمدیہ نے اختیار کیا ہے پیار و محبت کا اس سے حاصل ہوتا ہے چنانچہ ہمیں چاہیے کہ اگر ہم حقیقی امن قائم کرنا چاہتے ہیں تو جماعت احمدیہ کے طریق پر چلیں تبھی ملک میں امن نصیب ہوگا۔

اتھارٹیز کے ان تبصروں کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس اور پھر مشنری انچارج صاحب نے باری باری سب کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔

مکرم مشنری انچارج صاحب نے بتایا کہ اس جلسے میں ملک کے دس ڈیپارٹمنٹس کی 65 جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی ہے اور اس طرح کل چار ممالک (کیمرون، نائیجیریا، چاڈ اور اکٹوریل گنی) کے نمائندگان نے شرکت کی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ملک کے دوردراز علاقوں سے 4367کی تعداد میں نمائندگان نے جو شرکت کی ہے ان میں سے ایسے بھی تھے جو دو دو ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر شکستہ حال سڑکوں اور خراب راستوں سے خستہ حال پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعے طے کر کے جلسہ گاہ تک پہنچے اور مسیح موعودؑ کے جلسے کی برکات سمیٹتے ہوئے واپس جارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور نفوس و اموال میں برکت ڈالے اور ان جلسوں کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو اور تمام شاملین میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو۔ آمین۔

اس جلسے کی سیکیورٹی کے لیے خدام کے علاوہ مقامی پولیس اور سیکیورٹی ایجنسیوں نے بھی بھرپور تعاون کیا نیز 4ریڈیو، 3 اخبارات، 7 ٹی وی اسٹیشنز نے کوریج دی اور نمائندوں کے انٹرویو لیے اور نشر کیے۔

جلسے میں کھانے کا انتظام لجنہ اماء اللہ نے بڑے احسن طریق پر سرانجام دیا اور عین وقت پر سب کو کھانا ملتا رہا اور پروگرامز بھی وقت پر شروع ہوتے رہے۔ نیز جلسے کے بعد سوموار تا جمعرات کیمرون کے معلّمین و داعیان الی اللہ کا ریفریشر کورس بھی کیا گیا جس کی حاضری 25 افراد رہی۔

(الحمدللہ علی ذالك) (الفضل انٹرنیشنل 14فروری2020ء)

****

عرفان احمد خان ۔ نمائندہ جرمنی

بیت السبوح فرینکفرٹ میں اہم تبلیغی ورکشاپ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں تبلیغ کے کام کو روز بروز نئی وسعتیں عطا ہو رہی ہیں۔ تبلیغی نشستوں کے انعقا د کے مواقع بھی ہر سال بڑھ رہے ہیں۔ 250 جماعتوں کے داعیان الی اللہ کی ٹریننگ اور منصوبہ بندی کے لئے شعبہ تبلیغ دوران سال ایک سے زائد ورکشاپس کا اہتمام کرتا ہے۔ جس میں داعیان الی اللہ کی تبلیغی امور پر ٹریننگ کے علاوہ میدان عمل میں ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اُٹھانے کا موقع بھی میسر آجاتا ہے۔

اسی سلسلہ میں 25جنوری بروزہفتہ بیت السبوح میں سال کی پہلی ورکشاپ منعقد ہوئی۔جس میں صوبوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے منتخب جماعتوں کو نمائندگی دی گئی تھی۔اس ورکشاپ میں 200 سے زائد داعیان الی اللہ کو نمائندگی دی گئی تھی۔25جنوری کو صبح 10 بجے ورکشاپ کا آغاز مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت قرآن کریم وجرمن ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ ہمارے لئے یہ خوشی کی بات ہے کہ اب نوجوان بکثرت تبلیغ میں متحرک ہورہے ہیں۔یہاں جرمنی میں گزشتہ سالوں سے اسلام کے حوالے سے حالات بدل رہے ہیں۔اب اسلام جرمنی میں معمول کے موضوعات میں شامل ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعت کو اسلام کی نمائندگی میں اہم کردار ادا کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اسلام کے مخالف لوگ جماعت احمدیہ کو اپنے عزائم میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ہم نے جرمنی کی 250 جماعتوں کو تبلیغ کے لئے تیار کرنا ہے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر داعی الی اللہ اپنے دینی علم میں اضافہ کرے اور سلسلہ کے لٹریچر کو تفصیل سے پڑھے۔ جماعت نے جرمن زبان میں کافی لٹریچر مہیا کردیا ہے۔جماعت نے بعض ایسے کتابچے بھی شائع کئے ہیں جو تبلیغ کرنے والوں کے لئے بہت کار آمد ثابت ہوں گے۔اِن کا سال میں ایک بار ضرور مطالعہ کیا کریں۔

امیر صاحب کی تقریر کے بعد شعبہ تبلیغ کی طرف سے مکرم وحید خان نے تبلیغ میں حکمت کی اہمیت پر تقریر کی اور حضرت مصلح موعودؓ کے حکمت سے متعلق ارشادات بیان کئے۔ نمازوں کے وقفہ اور دوپہر کے کھانے کے بعدداعیان الی اللہ کی نیشنل سیکرٹری تبلیغ حافظ فرید احمد خالد کے ساتھ ایک نشست ہوئی۔ جس میں داعیان الی اللہ نے اپنے تجربات کی روشنی میں سوالات کرکے اُن کے جوابات حاصل کئے۔شاملین کو لائحہ عمل کے طور پر مستقبل میں تبلیغی نشستوں کی تیاری کےلئے ضروری احکامات بیان کئے گئے اور تبلیغی اسٹالز کی نوعیت اور وہاں رکھے جانے والے لٹریچر سے آگاہی دی گئی۔ ورکشاپ کے آخری سیشن میں مکرم صداقت احمد مبلغ انچارج نے خطاب کیا۔ آپ نے تبلیغ کی ضرورت و اہمیت بیان کرنے کے علاوہ سابق مبلغین کے تبلیغی واقعات بیان کئے۔ خصوصاً حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ کے واقعات کو مشعل راہ جانتے ہوئے حاضرین کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس اہم اور کامیاب تبلیغی ورکشاپ کا اختتام اجتماعی دُعا سے ہوا۔

****

اوقات سحر وافطار

5 مارچ 2020ء

	سحر	افطار
مکہ مکرمہ	5:29	18:23
مدینہ منورہ	5:32	18:20
قادیان	5:56	6:09
ربوہ	05:09	18:08
اسلام آباد ٹلفورڈ	4:44	17:48